بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

القاعدہ طالبان و جبهة النصرہ پر اٹھائے گئے کچھ سوالات کے جوابات

داعش کے غلو پسند متشدد اراکین کی جانب سے جبهة النصرہ القاعدہ وطالبان پر ایسے عجیب عجیب الزامات عائد کرتے ہیں جن کا حقیقت سے دور دور تک کوئی تعلق نہیں۔ داعش کے پھیلائے گئے شبہات کا عوام ہم سے جواب پوچھتے ہیں عام عوام کے لئے ان سوالات کے جوابات لکھے جا رہے ہیں تاکہ داعش کی جانب سے مجاہدین کے خلاف کئے جانے والے پروپیگنڈا کا رد کیا جا سکے۔

(سوال و جواب)

سوالنمبر 1: جبهة النصرہ دولہ کی ہی شام میں ایک شاخ تھی کیا جبهة النصرہ نے دولہ کی بیعت توڑ کر بغاوت نہیں کی؟ جس سے شام میں مجاہدین تقسیم ہو گئے ہیں؟

جواب: اس سوال کا جواب جاننے سے پہلے ہمیں دولة الاسلامیہ فی العراق کے بارے جاننا ہو گا کہ یہ کون سی جماعت

تھی کیسے وجود میں آئی اور کن کے ماتحت تھی؟ جب عراق میں شیخ ابو مصعب الزرقاوی رحمہ اللہ نے جہاد شروع کیا تو اپنی بیعت القاعدہ یعنی شیخ اسامہ رحمہ اللہ کو دی۔

شیخ ابو مصعب الزرقاوی شہید رحمہ اللہ

یوں عراق میں القاعدہ کی ایک ذیلی شاخ وجود میں آئی جسے تنظیم قاعدۃ الجہاد فی بلاد الرافدین کا نام دیا گیا۔ ایسی ہی چھوٹی بڑی بہت سی تنظیمیں عراق میں موجود تھیں جو امریکہ کے خلاف برسرپیکار تھیں شیخ ابو مصعب الزرقاویؒ نے سب کو اکٹھا کرنے کے لئے بہت سے جہادی گروپس پر مشتمل ایک شوریٰ تشکیل دے دی تاکہ سب کو متحد کر لیا جائے اس موقع پر شیخ ابو مصعب الزرقاویؒ کی زندگی نے وفا نہ کی اور شیخ شہادت کے رتبہ پر فائز ہو گئے۔ شیخ ابو مصعبؒ کے بعد تنظیم القاعدہ فی العراق کی قیادت شیخ ابو حمزہ المہاجر کے ہاتھ میں تھی جو کہ شیخ اسامہ رحمہ اللہ کے قریبی ساتھی تھے۔ شیخ ابو حمزہؒ شیخ ابو مصعبؒ کی تشکیل شدہ شوری کو آگے بڑھاتے ہیں اور دولۃ الاسلام فی العراق کا اعلان کرتے ہیں اور اس امیر کو چن لیا جاتا ہے جس پر شوری میں موجود تمام جہادی گروپس راضی ہوں امیر کا نام شیخ ابو عمر البغدادیؒ تھا اور ان کے نائب شیخ ابو حمزہ المہاجر ہی تھے۔

جنہوں نے باقاعدہ شیخ اسامہ رحمہ اللہ کو لکھ بھیجا کہ دولۃ الاسلام فی العراق آپ کے ماتحت ہی رہے گی لیکن اس کا اعلان کچھ وجوہات پر نہ کیا جائے جس کی کچھ تحفظات کے باوجود بھی شیخ اسامہ رحمہ اللہ نے حمایت کی اور دولۃ الاسلام فی العراق کی حمایت میں القاعدہ کے امراء نے بیانات جاری کرکے ان کی نصرت کی۔ دولۃ الاسلام فی العراق کے دونوں امرا یعنی شیخ ابو عمر البغدادیؒ اور شیخ ابو حمزہ المہاجر ایک ہی وقت میں شہید ہو گئے۔ تو اس کے بعد ابو بکر البغدادی امیر بنے جنہوں نے شیخ اسامہ رحمہ اللہ سے اپنی بیعت کی تجدید کی اور پھر شیخ اسامہؒ کی شہادت کے بعد شیخ ایمن الظواہری حفظہ اللہ سے اپنی بیعت کی تجدید کی۔ ان سب واقعات کی تفصیل خود شیخ ایمن اظواہری حفظہ اللہ کی زبانی سننے کے لئے اس لنک پر کلک کریں

کیا دولہ تنظیم القاعدہ کی ہی ایک باغی ذیلی شاخ ہے؟

پس یہ ثابت ہوا کہ ابو بکر البغدادی شیخ اسامہ رحمہ اللہ کے ماتحت تھے اور پھر شیخ اسامہؒ کی شہادت کے بعد شیخ ایمن الظواہری حفظہ اللہ کے ماتحت تھے جو انہوں نے خود شیخ ایمن کو خط لکھ کر اپنی بیعت کی تجدید کی تھی۔

اب آتے ہیں جبہۃ النصرہ کے بیعت توڑنے کے جھگڑے کی طرف جو کہ دولہ کی شام میں ذیلی شاخ تھی جبہۃ النصرہ کا دولہ سے بیعت توڑنا مندرجہ ذیل وجوہات کی وجہ سے ہے

جب دولہ نے شام میں موجود دوسری جہادی جماعتوں کو بغیر دلیل کے اور جھوٹے الزامات لگا کر مرتد کہنا شروع کر دیا پھر ان پر حملے بھی کئے جہادی امرا کو شہید کیا تو جبہۃ النصرہ اس.برائی کے عمل میں کیونکر شریک ہو سکتی تھی ؟یہی وجہ تھی کہ جبہۃ النصرہ نے دولہ کے ان اقدامات کی نہ ہی حمایت کی نہ ہی ان میں شریک ہوئی بلکہ مخالفت ہی کی گئی۔ کیونکہ بغیر دلیل کے اپنے بھائیوں پر کفر و ارتداد کے فتوے لگانا بہت ہی خطرناک ہے اس بارے شیخ اسامہ رحمہ اللہ کا یہ بیان پڑھنے کے لائک ہے۔ پڑھنے کے لئے لنک پر کلک کریں

- محسن امت شیخ اسامہؒ کا مسئلہ تکفیر کے موضوع پر بیان

دوسری جماعتوں کی تکفیر کے بارے جبھۃ النصرہ کا یہی موقف ہے کہ ہم ان جماعتوں کے قریب ہونے کی وجہ سے دولہ سے زیادہ ان کو جانتے ہیں ہمارے نزدیک انہوں نے ارتداد اختیار نہیں کیا ہے اگر تمہارے پاس دلائل ہیں تو یہ معاملہ ان علما کے سپرد کیا جائے جن پر جہادی امرا اعتماد کرتے ہیں تاکہ وہ اس بارے فیصلہ کریں کہ آیا وہ واقعی ارتداد پر ہیں یا نہیں لیکن داعش نے اس پر نہ صرف انکار کیا بلکہ ٹھیک پرانے خوارج کی طرح مجاہدین پر کفر وارتداد کے فتوے لگا کر ان پر حملے کرتے رہے ان کے علاقے پر قبضہ گیری کرتے رہے۔ جس کی مکمل تفصیل اس لنک سے دیکھیں

ہم داعش کو خوارج کیوں کہتے ہیں؟

تو ایسے کبیرہ گناہوں اور اپنے ہی بھائیوں کے قتل عام پر کسی کی بھی اطاعت جائز نہیں جیسا کہ حدیث میں بیان ہوا ہے

لا طاعۃ لمخلوق فی معصیۃ الخالق (مصف ابن ابی شیبۃ 12،546)

ترجمہ : خالق کی نافرمانی میں مخلوق کی اطاعت نہیں۔

پھر دولہ نے اپنی بیعت القاعدہ سے توڑتے ہوئے اپنے امیر کی اجازت کے بغیر اور بغیر شوریٰ اور مشورہ سے دولہ الاسلامیہ فی العراق والشام کا اعلان کر دیا تو اس موقع پر جبھۃ النصرہ نے اپنی بیعت سے وفا کرتے ہوئے ڈائرکٹ اپنی بیعت القاعدہ کو دے دی جو پہلے سے ہی ابو بکر البغدادی کے واسطہ سے القاعدہ سے بیعت میں تھی۔ پس یہاں بغاوت داعش نے کی ہے نہ کہ جبھۃ النصرہ نے اور نہ صرف بغاوت کی ہے بلکہ مجاہدین و جہادی امرا کا شدید قتل عام بھی کیا ہے۔ پس یہ کہنا کہ جبھۃ النصرہ باغی ہے کیونکہ جبھۃ النصرہ نے بیعت توڑی ہے بالکل غلط ہے اصل میں یہ بیعت دولہ نے القاعدہ سے توڑی ہے اور جبھۃ النصرہ نے اس بیعت کو اس کے اصل مقام تک لوٹایا ہے۔

شیخ ایمن اظواہری کا اپنے ماتحت دونوں فریقین (جبہۃ النصرہ و دولہ) کے درمیان فیصلہ پڑھنے کے لئے اس لنک پر کلک کریں

- شیخ ایمن الظواہری حفظہ اللہ کا شام کے تنازعہ پر دولتِ اسلامیہ عراق اور جبہۃ النصرہ کے درمیان فیصلہ

جس سے دولہ نے مکمل انکار کرتے ہوئے دولہ اپنی ہٹ دھرمی پر قائم رہی اور مجاہدین کا قتل عام کرتی رہی

سوال نمبر 2 : جبہۃ النصرہ اور داعش کا آپس میں کیا اختلاف ہے؟ یہ آپس میں کیوں لڑتے ہیں؟

جواب : شام میں جب سے آزادی و انقلاب کی تحریک اٹھی ہے اسی وقت سے شام میں مختلف عقائد رکھنے والی جہادی جماعتیں شیعہ بشار الاسد کے خلاف سرگرم عمل ہیں۔ یہ معاملہ اس طرح چل رہا تھا کہ جبہۃ النصرہ بھی اسی قافلے میں شریک ہوئی جس نے شام میں مختلف جہادی جماعتوں کے ساتھ مل کر بشار الاسد کو بہت نقصان پہنچایا ساتھ ساتھ دوسری جہادی جماعتوں کی اصلاح کی بھی کوشش کی اور اسی راستے پر سرگرم تھے کہ دولہ نے شام کا رخ کیا اور جن جماعتوں کے عقائد میں کچھ کمی بیشی تھی ان کی تکفیر کر دی اور ان سے قتال شروع کر دیا یہاں تک کہ بالکل ٹھیک عقائد والی جماعتیں جیسے احرار الشام جیش الاسلام لواالتوحید وغیرہ کی بھی باطل تاویلات و شبہات کی بنا پر

تکفیر کر دی۔

حالانکہ طاغوت کا انکار کرنے والے علما و سلف صالحین کا اس بات پر اجماع ہے کہ

امت کے کھلے دشمن کے خلاف اہل سنت کی ہمہ جہتی جنگ میں امت کے ہر طبقے، کو ساتھ چلایا جاتا ہے، جن میں ایسے مسلمان بھی بڑی تعداد میں آئیں گے جن کی زندگی شریعت کی بعض واضح خلاف ورزیوں سے آلودہ ہے یا جن کے عقیدے میں ایک درجے کی خرابی ہے۔ یہ شرط نہیں لگائی جائے گی کہ پہلے وہ شریعت کی اُن خلاف ورزیوں کو اپنی زندگی سے باہر کریں یا اپنے عقیدے کی خرابیوں کو دور کریں اور اس کے بعد کافر کے خلاف ہمارے اِس قتال یا منافق کے خلاف ہماری اِس سماجی مزاحمت میں شریک ہوں؛ البتہ جب تک ان کے اعمال اور حلیے باشرع نہیں ہوتے اور ان سے عقیدے کی خرابیاں دور نہیں ہوتیں تب تک کافر ہمارے ساتھ جو کرتا ہے کرتا رہے!!! تب تک صلیبی، کمیونسٹ، سیکولر، لبرل ہماری بستیوں کو تاراج، ہماری عصمتوں کو پامال اور ہمارے معاشروں کو مسخ کرنے کا مشن جس قدر پورا کر سکتا ہے اور اس میں جس قدر آگے بڑھ سکتا ہے بڑھ لے؟؟؟ یہ درست ہے کہ اِس عمل کے دوران ہم نہایت حکمت اور دانائی سے کام لیتے ہوئے ان کو سنت اور اطاعت کی راہ پر لانے کی بھی کوشش کریں گے؛ بلکہ خود اِس عمل کی برکت سے ان کی زندگی میں نہایت اعلیٰ تبدیلیاں برپا ہوتی چلی جائیں گی (ان شاء اللہ)۔۔ تاہم کفر کو گزند پہنچانے کی یہ سعادت لینے سے ہم انہیں ان کی اِس گناہگاری کی حالت میں بھی کسی صورت نہ روکیں گے (بلکہ ان کی حوصلہ افزائی کریں گے)؛ اور ان میں کسی بھی عمل کی کمزوری یا عقیدے کی خرابی کو اِس فرض کی ادائیگی سے پیچھے رہنے کی "دلیل" نہیں بنائیں گے۔

کس فقیہ نے کہا ہے کہ ایک آدمی جب تک کچھ گناہوں میں ملوث ہے تب تک اس کے حق میں دین کے بعض فرائض ادا کرنا منع ہے۔ جو فرض ہے وہ فرض ہے؛ نیکوکار پر بھی اور گناہگار پر بھی۔ اور جب تک شرک نہ ہو، دونوں کا عمل اللہ قبول کرتا ہے۔ خود یہ حضرات سوچ لیں؛ ایک آدمی کے ڈاڑھی نہ رکھنے یا ایک عورت کے سر نہ ڈھانپنے کو مثلاً اگر یہ گناہ سمجھتے ہیں تو کیا یہ ایک بے ڈاڑھی مرد یا ایک بے پرد عورت کو "نماز" پڑھنے سے روکیں گے؟ یا "نماز" پڑھنے سے اُس کی حوصلہ شکنی کریں گے؟ کہ منہ پر ڈاڑھی ہے نہیں اور نماز پڑھنے میں لگے ہو!!! وہاں یہ خود کہیں گے کہ بھئی وہ گناہ اپنی جگہ مگر نماز کا فرض اپنی جگہ۔ تو پھر "جہاد" کا فرض اپنی جگہ کیوں نہیں؟ ایک گناہ کے باعث "نماز" سے نہیں روکا جائے گا، اپنے مدرسہ کو "چندہ" دینے سے نہیں روکا جائے گا، لیکن

''جہاد'' سے روکا جائے گا! سبحان اللہ!!!

یہی بات شیخ عبداللہ عزام رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ
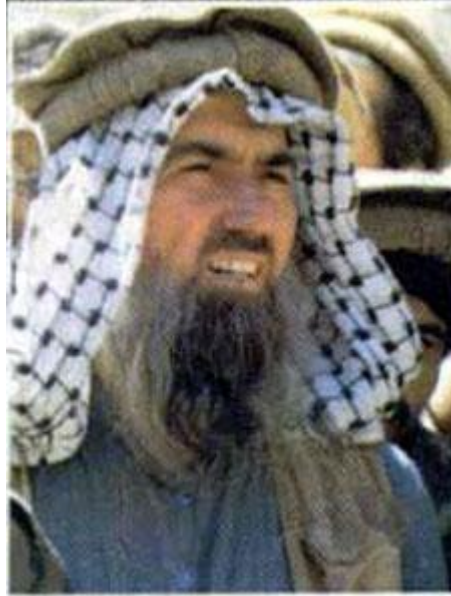
جہاد چاہے فاسق و فاجر کے ساتھ مل کر کرنا پڑے ایسا واجب ہے اس سے منہ نہیں موڑا جا سکتا۔ یہی ایک اہل سنت والجماعت کا طریقہ کار ہے کہ جہاد ہر نیک و فاجر کے ساتھ مل کر کیا جاتا ہے۔ کیونکہ بعض اوقات اللہ اپنے دین کی مدد فاسق و فاجر لوگوں اور بداخلاق قوموں سے بھی کرواتا ہے۔ یہی اس امت کے بہترین لوگوں کا ہمیشہ سے طریقہ کار رہا ہے۔ اور یہی آج ہر مکلّف پر واجب ہے۔ اس سلسلے کی دوسری بات یہ ہے کہ امرائے جہاد سے جنگ نہ کی جائے۔ چاہے وہ فاسق و فاجر ہی کیوں نہ ہوں اور نہ ہی اسلامی کیمپ کی طرف سے لڑنے والی فوجوں سے بھڑا جائے۔ چاہے ان میں کتنا ہی فسق و فجور پایا جائے۔ یہ خوارج کے ایک گروہ ''حروریہ'' کا مسلک ہے، اسی طرح جو کم علمی کی وجہ سے فاسدانہ زہد کا رویہ اختیار کریں جہاد میں ان کا ساتھ بھی اسی طرح دیا جائے گا اور اگر کم علم اور جاہل زہاد اپنے فاسدانہ زہد کے ساتھ جہاد میں اتر آئیں تو ان کا بھی پورا ساتھ دیا جائے گا۔

یہی بات شیخ ابو مصعب الزرقاویؒ بیان کرتے ہیں کہ

میں ہر اس بدعتی کے ساتھ مل کر جہاد کرتا ہوں کہ جب تک وہ نواقص کا ارتکاب نہ کرے۔ ہاں جو کسی نواقض کا ارتکاب کرے میں اس کے ساتھ نہیں لڑوں گا نہ ہی اس کے جھنڈے تلے لڑوں گا۔۔ ہاں مگر یہ بات مجھے اس سے نہیں روکے گی کہ میں اسے دعوت دوں محبت کے ساتھ اور اس امید کے ساتھ کہ وہ اسلام سنت اور اس کی رہنمائی کی جانب واپس لوٹ آئے۔۔۔ اور میں اس پر کبھی بھی تلوار نھیں اٹھاوں گا جب تک کہ ہم ایک ہی دشمن سے لڑ رہے ہوں۔

پھر آگے فرماتے ہیں:

جہاں تک خصوصی طور پر اہل سنت کا تعلق ہے اور عمومی طور پر مسلمانوں کا، تو پھر ہم ان کے ساتھ سوائے اچھائی کے اور کسی چیز کے ساتھ منسلک نہیں ہوتے اور فلوجہ (کی جنگ) کے ایام میں، ہم ان لوگوں کے ساتھ تعلق میں تھے جو ہم سے کافی مسائل میں مخالفت رکھتے ہیں، اس کی ایک مثال فلوجہ کی مجلسِ شوری المجاہدین تھی، جس میں وہ ارکان بھی شامل تھے جو صوفی تھے، اس چیز نے اس بات کو ہم سے مانع نہ کیا کہ ہم ان کے ساتھ مل کر صلیبیوں کے خلاف لڑیں۔

1427ھ الفرقان میڈیا

شام میں ایسے بہت سے گروپ موجود ہیں جن کی زندگیوں میں مکمل اسلام نافذ نہیں اور ساری زندگی کفری شیعہ حکومت کے ماتحت رہنے سے جہالت کا عنصر بھی غالب ہے ایسی صورتحال میں جیش الحر کے کچھ گروہوں کی شریعت کی خلاف ورزی پر بغیر کسی تردد کے سب پر ارتداد کا حکم لگا دینا یقینا خوارج کا ہی کام ہے۔ جبکہ یہ گروہ شرعی تحکیم پر بھی راضی تھے۔ یقینا ایسے گروہ بھی موجود ہوں گے تو جان بوجھ کر کفار کے ایجنٹ ہیں اور مجاہدین سے قتال کرتے ہوں جیسا کہ جمال معروف کا گروہ یا حرکت حزم وغیرہ توان گروہوں سے متعلق فیصلہ میدان جہاد میں موجود علما حقہ ہی کرتے ہیں کہ ان کے بارے کیا حکم ہے؟ اور ایسے گروہوں کے مجاہدین کے خلاف جرائم ثابت ہونے پر جبھہ النصرہ نے دوسرے گروہوں کی حمایت سے ان پر کاروائیاں کی یہاں تک کہ ان کو ختم کر دیا جس سے ثابت ہوتا ہے کہ جبھۃ النصرہ اور دیگر گروہ اس بات کا مکمل ادراک رکھتے ہیں کہ جیش الحر کے کون سے گروہ کیسے ہیں کون مخلص ہیں کون ایجنٹ ہیں؟ یہاں کچھ لوگ جبھۃ النصرہ پر الزام لگاتے ہیں کہ جبھۃ النصرہ تو جمال معروف کے ساتھ پہلے دولہ کے خلاف اتحاد میں تھی جو کہ مکمل جھوٹ ہے جس کا جبھۃ النصرہ کے ایک امیر نے رد کیا ہے

پڑھنے کے لئے اس لنک پر کلک کریں

جمال معروف سے اتحاد کا الزام اور جبھۃ النصرہ کے امیر ابو سلیمان المصری کا جواب

ظاہری بات ہے یہ سراسر خوارج کا طریقہ کار ہے کہ مجاہدین پر کفر ارتداد کے فتوے لگائے جائیں اور ان سے قتال کیا جائے جس سے جبھۃ النصرہ نے اور القاعدہ نے اور طاغوت کا انکار کرنے والے تمام علمائے حقہ نے اس کی مخالفت کی تو دولہ نے اپنی غلطی پہچاننے کی بجائے الٹا جبھۃ النصرہ پر بھی مرتد کا فتوی لگا دیا کہ یہ مرتدین کی حمایت کرنے والے ہیں تو یہ بھی مرتد ہو گئے ہیں۔ اور تمام علما بشمول شیخ مقدسی شیخ ابو قتادہ، شیخ ایمن الظواہری اور ملا عمر حفظہ اللہ کو گمراہ قرار دے دیا۔ اور پھر جبھۃ النصرہ کے امرا کو شہید کرنا شروع کر دیا بس یہیں سے ان دونوں کی لڑائی شروع ہوئی۔ اور دنیا کے ہر محاذ صومالیہ، الجزائر، چیچنیا، خراسان اور یمن سے داعش کے نام نصیحتیں جاری کی گئیں اور ان کو حق کی طرف پلٹنے کی دعوت دی گئی۔

سوال نمبر 3 : جبھۃ النصرہ والقاعدہ داعش کو خوارج کہتے ہیں اس کی کیا وجہ ہے؟

جواب: اس سوال کا مختصر جواب یہی ہے کہ سلف صالحین کے نزدیک ایسا گروہ خوارج میں سے ہے جو مسلمانوں کی

ناحق تکفیر کرے اور ان سے قتال کرے۔ یہ سب خصوصیات جماعت الدولہ میں پائی جاتی ہیں مکمل تفصیل اور ثبوتوں کے لئے اس لنک پر کلک کریں

ہم داعش کو خوارج کیوں کہتے ہیں؟

جبھۃالنصرہ القاعدہ فی الشام کا داعش کے بارے آفیشیل موقف اس لنک سے پڑھیں

- جبھۃالنصرہ: جماعت "الدولۃ" اور اس سے متعلق شرعی حکم

داعش سے متعلق شیخ اسامہ رحمہ اللہ کے ساتھیوں اور جبھۃالنصرہ کے شرعی کی گواہیاں پڑھنے کے لئے ان لنکس کا مطالعہ کریں

- شیخ ابو فراس السوری کی گواہی، گواہیوں کا سلسلہ (۲)
- شیخ ابو ھمام السوری کی گواہی، گواہیوں کا سلسلہ (۴)
- شیخ ابو سلیمان مہاجر کی گواہی، گواہیوں کا سلسلہ (۱)
- شیخ ابو عبداللہ شامی کا بیان بعنوان [اور اگر یہ وہی کریں جس کی انہیں نصیحت کی جاتی ہے۔۔۔]

سوال نمبر 4: کیا داعش اور نصرہ میں کوئی مسلکی اختلاف ہے؟

جواب: مسئلہ مسلکی اختلاف کا نہیں بلکہ منہج کے فرق کا ہے، القاعدہ منہج جہاد پر کھڑی ہے، تو دوسری طرف داعش منہج تکفیرِ ناحق پر کھڑی ہے۔ داعش نے طالبان کو اپنے آفیشیل مجلّہ دابق میں تنقید کا نشانہ بنایا اور امارت اسلامی کے عقیدے کو عقیدہ توحید کے متصادم بتایا ہے جو کہ بالکل غلط بات ہے۔ اس بیان کی تفصیل کے لئے اس لنک پر کلک کریں۔

داعش کی نام نہاد ولایہ خراسان اور آفیشیل مجلّہ کے مطابق کیا طالبان توحید کے دشمن ہیں؟

القاعدہ اور شیخ اسامہ رحمہ اللہ سمیت جو کہ سلفی العقیدہ تھے ان کی ملا عمر کے ہاتھ پر بیعت اس چیز کی واضح نشان دہی کرتا ہے کہ سلفیوں کے نزدیک بھی طالبان کا عقیدہ توحید ٹھیک ہے جو حنفی مذہب سے تعلق رکھتے ہیں۔ اور طالبان و القاعدہ کا ایک دوسرے کے ساتھ طویل ساتھ ہے جس سے واضح ہوتا ہے کہ ان کے درمیان کسی قسم کا تعصب نہیں ہے۔ اور یہ سب طاغوت اکبر امریکہ کا سر کچلنے میں سر گرم عمل ہیں۔ لیکن یہ داعش اپنے آفیشل مجلّہ میں ایسی

اختلافی باتیں شائع کرکے ایک اور فتنے کا دروازہ کھولنا چاہتے ہیں لیکن ہمیں چاہیئے ان کی طرف سے بیان کی گئی باتوں میں نہ آئیں۔ اور ان کی ہدایت کے لیے دعا کریں۔

سوالنمبر 5: دولہ کا القاعدہ کے بارے اور القاعدہ کا دولہ کے بارے کیا موقف ہے؟

جواب: دولہ نے جس طرح دوسرے جہادی گروپس کو پر مرتد کے فتوے لگائے ویسے ہی جبہۃ النصرہ کو مرتد سمجھتے ہیں جو کہ اس لنک میں آفیشیل ثبوتوں کے ساتھ تفصیل سے بتایا گیا ہے

شام میں مختلف جہادی گروپس کی تکفیر کے آفیشیل ثبوت

علماء حقہ کا اس بات پر اجماع ہے کہ جو مسلمانوں کی ناحق تکفیر کرکے ان کا خون بہائے وہ خوارج میں سے ہیں یہی کام دولہ کر رہی ہے اپنے علاوہ سب کو گمراہ اور مرتد قرار دیا ہوا ہے اور مجاہدین پر خودکش حملے کرتی ہے دولہ کے متعلق جبہۃ النصرہ کا آفیشیل موقف اس لنک سے ملاحظہ کریں۔

- جبہۃ النصرہ: جماعت "الدولۃ" اور اس سے متعلق شرعی حکم

سوالنمبر 6: ابو بکر البغدادی کی خلافت کی شرعی حثیت کیا ہے؟

جواب: خلافت کا سب سے بڑا اور بنیادی مقصد امت مسلمہ کو اکٹھا کرنا ہے اگر یہ مقصد ہی پورا نہ ہو رہا ہو اور خلافت کی شرائط ہی پوری نہ رہی ہوں تو اس کا مطلب خلافت باطل ہے جس سے خلافت کے مقاصد حاصل نہیں ہو رہے ہیں بالکل ایسے ہی جیسے وہ نماز باطل ہے جس کا فائدہ نہیں جو اس کی بیان کردہ شرائط و مقاصد کو پورا نہیں کر رہی جس طرح نماز کے لئے وضو شرط ہے اسی طرح خلافت کے لئے اہل حل و عقد یعنی امت مسلمہ کے نامور امراء، اثر و رسوخ رکھنے والے افراد، علماء اور دیگر طبقات کی بیعت شرط ہے جیسا کہ اس بارے امام ابن تیمیہ فرماتے ہیں

ابن تیمیہؒ ابو بکر صدیقؓ کی بیعت سے متعلق فرماتے ہیں:۔

اگر صرف سیدنا عمرؓ اور انکے اصحاب سیدنا ابو بکرؓ کی بیعت کرتے اور باقی صحابہؓ سیدنا ابو بکرؓ کی بیعت نہ کرتے، تو پھر امامت قائم نہ ہوتی، بلاشبہ سیدنا ابو بکرؓ کی امامت تبھی قائم ہوئی جب جمہور صحابہؓ، جو اہل قدرت اور اہل شوکت تھے، نے اُن کی بیعت کر لی۔

ابن تیمیہؒ خلافتِ عمرؓ سے متعلق بیان کرتے ہیں جن کو ابو بکر صدیقؓ (مشاورت کے بعد) منتخب کر گئے تھے:۔
اسی طرح سید نا عمرؓ کا انتخاب جو سید نا ابو بکرؓ نے کیا تھا، صرف اس انتخاب کی وجہ سے امامت قائم نہ ہوئی، بلکہ وہ امامت اصحابِ رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) کی بیعت اور اطاعت کے بعد ہی قائم ہوئی، اگر فرض کریں کہ اصحابِ رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) سید نا ابو بکرؓ کے انتخابِ سید نا عمرؓ کا عملی نفاذ نہ کرتے اور نہ ہی سید نا عمرؓ کی بیعت کرتے، تو پھر امامت قائم نہ ہوتی۔

اے حق کے متلاشی،
اہل علم نے کسی حاکم کی امامت کے لیے تین صورتیں بیان کی ہیں:

۱) استخلاف (سابقہ حاکم کی طرف سے ولی عہد کا انتخاب ہونا)
۲) شوریٰ (منہج نبوت کی طرز پر)
۳) متغلب (جو حکومت پر غلبہ پالے)

یہاں بغدادی کو نہ تو کسی پہلے خلیفہ نے ولی عہد مقرر کیا ہے نہ ہی شوریٰ کا قیام عمل میں لایا گیا ہے جب شوریٰ کے متعلق پوچھا جاتا ہے کہ شوریٰ میں کون کون لوگ شامل ہیں تو یہ کہہ کر بتانے انکار کر دیا جاتا ہے کہ سکیورٹی کا مسئلہ ہے، تو یہاں سوال یہ پیدا ہو جاتا ہے کہ اگر اپنے خطہ میں ہی سکیورٹی کا مسئلہ ہے تو وہ تمکین کہاں ہے جس کی بناپر خلافت کا اعلان کیا گیا؟ حالانکہ کسی قسم کی شوریٰ بنائی ہی نہیں گئی آخر وہ کونسی شوریٰ ہے جس میں امت کے جہادی ابطال و جہادی امراء و امت کے سر کردہ امیر جن کی بات مانی جاتی ہے موجود ہی نہیں؟ اس کے بعد تغلب کا طریقہ آجاتا ہے جماعت الدولہ نے بذریعہ قتال لوگوں کو مغلوب کرنے کی کوشش کی لیکن اس کام میں ان کو سخت ناکامی کا سامنا کرنا پڑا، یہ خود جو بھی دعوی کرتے رہیں کہ اتنے گروہوں نے بیعت کر لی ہے وغیرہ لیکن جہاد کے قائدین اور قابلِ اعتبار علماء اور باقی نامور لوگوں کی اکثریت کو نہ تو یہ مغلوب کر سکے نہ ان کو ساتھ ملا سکے اس لئے اب ان لوگوں کی کردار کشی کر کے ان کا رتبہ کم کرنے کی گھٹیا کوشش کر رہے ہیں۔
یہاں پہ اصل مقصد سب کو ساتھ ملا کر مخالفت ختم کرنا ہے تاکہ فساد نہ ہو لیکن بغدادی کی نام نہاد خلافت کی وجہ

سے اتنا فساد پھیلا ہے اور اتنا نقصان ہوا کہ اس کی نظیر نہیں ملتی، تو پھر ان کی خلافت کیسے منعقد ہو گئ اگر یہ مخالفین کو مغلوب نہ کر سکے اور اس سے شدید فساد پھیلا ہے؟

اگر یہ اپنے مقصد میں کامیاب ہو جاتے تو بھی ان کا یہ فعل حرام ہی رہتا اور ان کو طوعاً و کراہً ہی خلیفہ مانا جاتا تاکہ آپس میں لڑائی نہ ہو لیکن ایسا بھی نہ ہو سکا اور بغدادی کے اعلان کے بعد اسی وجہ سے فساد میں شدت آئی، اس لیے یہ خلافت علی منہاج النبوۃ تو ہر گز نہیں ہے، جس کی پیشن گوئی رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) کی طرف سے ہمیں کی گئی ہے۔

صاف صاف لکھا ہے کہ ایسی خلافت باطل ہے جس پہ اجماع واتفاق نہ ہو کیونکہ ایسا کرنے سے خلافت قائم نہ ہو گی، فساد ہوگا اور یہی کچھ ہو رہا ہے.
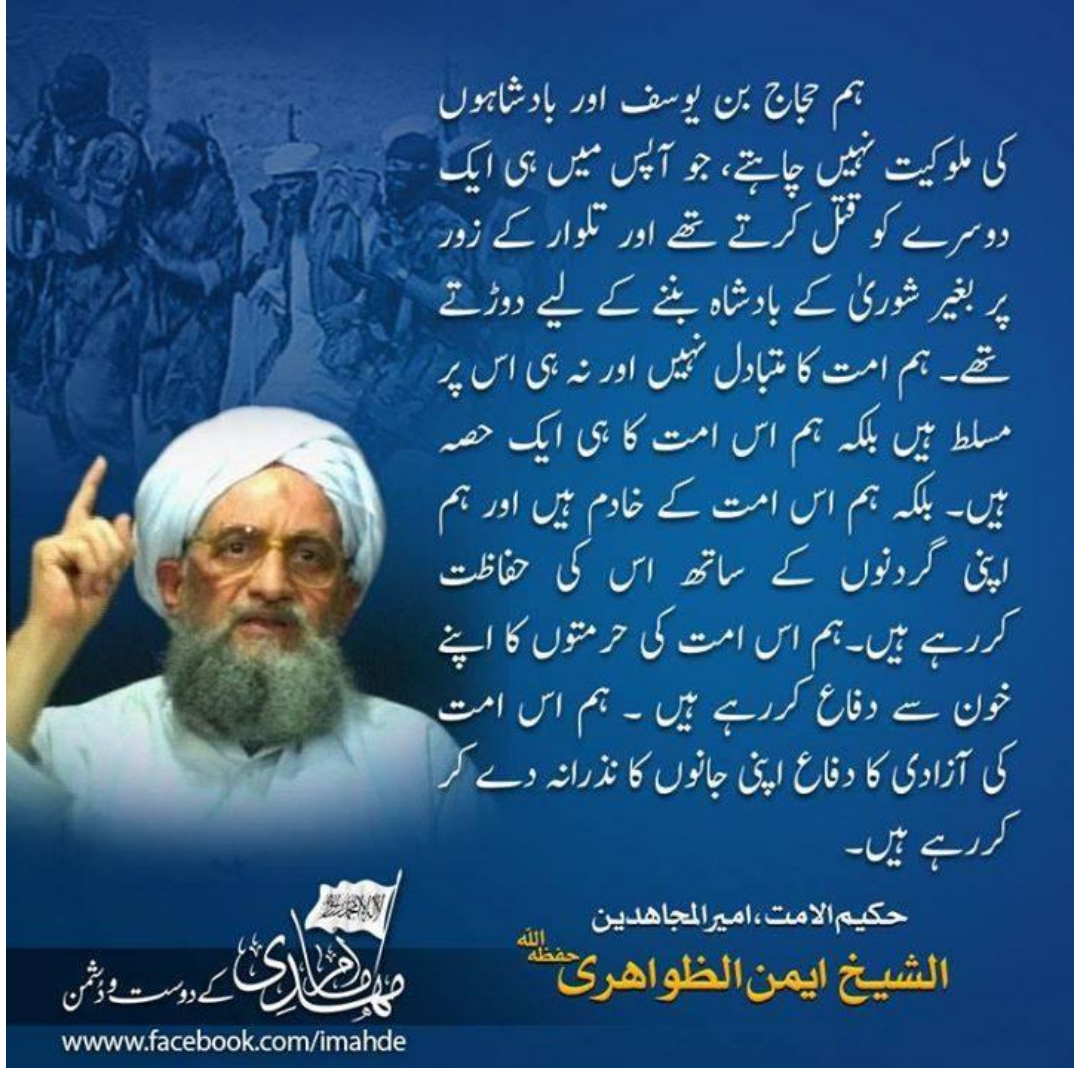
مزید تفصیل کے لئے اس لنک پر کلک کریں

- جماعتِ بغدادی کا اعلانِ خلافت قرآن وسنت کی روشنی میں

سوال نمبر 7: القاعدہ و شیخ اسامہ رحمہ اللہ کا خلافت کے بارے کیا منصوبہ ہے؟

جواب: القاعدہ و شیخ اسامہ رحمہ اللہ خلافت کو علی منہاج النبوہ پر قائم کرنا چاہتے تھے۔

جیسا کہ شیخ ایمن الظواہری حفظہ اللہ فرماتے ہیں

القاعدہ کے خلافت سے متعلق منصوبے کی تفصیل کے لئے اس لنک پر کلک کریں

شیخ اسامہ رحمہ اللہ خلافت کیسے قائم کرنا چاہتے تھے؟

سوالنمبر 8: اگر داعش کو آج خوارج کہا جارہا ہے تو اس سے پہلے القاعدہ وطالبان کو بھی خوارج کہا جاتا تھا القاعدہ و طالبان کے بارے ہم یہ فتوی نہیں مانتے؟ جبکہ داعش کو خوارج مانا جاتا ہے آخر کیوں؟

جواب: القاعدہ وطالبان کو خوارج کہنے والے درباری و سرکاری ملا ہیں جو کرائے پر فتوے دیتے ہیں اور القاعدہ وطالبان پر اس لئے خوارج کے فتوے لگے کیوں کہ وہ امریکہ کے صلیبی اتحادیوں جیسے پاکستان، سعودی عرب و مصر وغیرہ جیسے ممالک کی افواج اور ان کے حکمرانوں کو مرتد سمجھتے ہیں اور ان کے خلاف قتال کرتے ہیں۔ جو کہ بالکل

بر حق تکفیر ہے اس پر امت کے علما حقہ کا اجماع ہے۔ جب کہ اس کے بالکل بر عکس دولہ نے القاعدہ فی الشام جبھۃ النصرہ سمیت شام میں موجود باقی تمام جہادی جماعتوں کی تکفیر کر دی جو کہ بالکل ناحق تکفیر ہے اور امت کے علما حقہ کا اس بات پر اجماع ہے کہ جن کو داعش مرتد کہتی ہے وہ اہل سنت میں ہیں۔ یہ بات دولہ کو بار بار سمجھائی جا چکی ہے لیکن دولہ اپنی ہٹ دھرمی اور گمراہی پر قائم ہے اور مجاہدین کے علما و امرا کو شہید کرتی ہے جس پر علما حقہ کا یہ فتوی ہے کہ یہ خوارج ہیں

مزید تفصیل کے لئے ان لنکس کا مطالعہ کریں

- جبھۃ النصرہ: جماعت "الدولۃ" اور اس سے متعلق شرعی حکم
- شیخ ابو قتادہ فلسطینی جو کہ شیخ اسامہ رحمہ اللہ کے ساتھی ہیں اور عالم ربانی ہیں ان کا جماعت الدولۃ کے متعلق موقف
- شیخ ابو محمد المقدسی حفظہ اللہ جو کہ شیخ اسامہ رحمہ اللہ کے ساتھی ہیں ان کی ایک پکار امت مسلمہ اور مجاہدین کے نام
- ابراہیم بن عواد کی قیادت میں تنظیم الدولۃ کی حقیقت

سوال نمبر 9: کوبانی میں جیش الحر کمیونسٹ کردوں کے ساتھ مل کر داعش سے لڑتے ہیں جب کہ جبھۃ النصرہ جیش الحر کے ساتھ مل کر جہاد کرتی ہے پھر خود جبھۃ النصر کے علما کا فتوی ہے کہ کفار سے مل کر داعش سے نہیں لڑا جا سکتا یہ تضاد کیوں؟

جواب: اس سوال کا جواب جاننے سے پہلے ہمیں جاننا ہوگا جیش الحر کیا ہے؟ کون لوگ ہیں؟ ان کا عقیدہ کیا ہے؟

جیش الحر: جب شام میں شیعہ حکومت کے خلاف بغاوت ہوئی تو شامی فوج میں موجود سنی فوج نے بھی بغاوت کر دی انہی فوجیوں کے مختلف گروہ وجود میں میں آئے جن کے علیحدہ علیحدہ نام تھے ان سب گروہوں کو جیش الحر کے نام سے جانا جانے لگا چاہے وہ گروہ جمہوری سوچ رکھتا ہو یا بالکل اسلامی شرعی سوچ رکھتا ہو سب کو ایک ہی نام یعنی جیش الحر سے جانا جاتا ہے یہی وجہ ہے کہ جیش الحر کسی ایک بندے کے ماتحت نہیں ہے نہ ہی اس نام سے مشہور تمام گروہوں اور جماعتوں کے عقائد ایک جیسے ہیں۔ یہی جیش الحر کے نام سے جانے جانے والے اکثر گروہ شریعت کی بات کرتے ہی کچھ جمہوریت کی بات کرتے ہیں اور کچھ مغرب نواز ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ سب جش الحر کے نام سے مشہور گروہوں پر قطعاً ایک جیسا حکم نہیں لگتا ہے اب دیکھیں یہی جیش الحر کے کچھ گروہ کمیونسٹ کردوں کے ساتھ اتحاد میں ہیں جب کہ جیش الحر کے کچھ گروہ کردوں کے سخت مخالف ہیں۔ اب ان سب گروہوں

پر ایک ہی حکم لگادینا انصاف کی بات نہیں۔
اسی لئے جبہۃ النصرہ جیش الحر کے ایسے گروہوں کے ساتھ اتحاد میں ہے جو کفار و شیعہ کے خلاف لڑتے ہیں شریعت کی بات کرتے ہیں جبکہ دوسرے ایسے گروہوں سے اعلان برات کیا جو کمیونسٹ کردوں سے اتحاد کرتے ہیں جیسا کہ یہ ایک بیان جبہۃ النصرہ نے ایسے ہی ایک گروہ لواء ثوار الرقہ کے بارے جاری کیا گیا

بيان وتوضيح بخصوص "لواء ثوار الرقة"

الحمد لله ربِّ العالمين، والصلاة والسلام على نبيِّنا محمَّد، وعلى آله وصحبه أجمعين، أمَّا بعد؛

قبل ما يزيد عن 6 أشهر التحق بنا في مدينة الرقة "لواء ثوار الرقة"، وكانوا قد أبدوا استعدادهم للخضوع لدورات شرعية، والانضباط بالضوابط المعتمدة من قبل جبهة النصرة.
وقد حدث تقصير من كلا الطرفين في تنفيذ هذا الاتفاق:
- فمن جهة جبهة النصرة: كان التقصير في عقد الدورات الشرعية كمًّا وكيفًا.
- ومن جهة "لواء ثوار الرقة": كان التقصير في عدم الالتزام بالضوابط المعتمدة من قبل جبهة النصرة.

وبعد اعتداءات جماعة الدولة في الرقة على الفصائل المجاهدة وبدء الاقتتال، انسحب اللواء من الرقة إلى بعض المناطق المجاورة، وانقطع التواصل التنظيمي منذ ذلك اليوم.
وعليه؛ فإن جبهة النصرة تعلن فضَّ أي ارتباط تنظيمي بينها وبين "لواء ثوار الرقة".

{ وَاللهُ غَالِبٌ عَلَى أَمْرِهِ وَلَكِنَّ أَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُونَ }

((جَبْهَةُ النَّصْرَة))
|| مؤسسة المنارة البيضاء للإنتاج الإعلامي ||

اور یہ ایک اور ایسا ہی بیان سیرین ملٹری کونسل کے بارے جاری کیا گیا جو کہ جمہوریت کی بات کرتی ہے اور بیرونی طاقتوں کے ساتھ رابطے میں ہے

بسم الله الرحمن الرحيم

لا إله إلا الله محمد رسول الله

جبهة النصرة

الحمد لله رب العالمين وأفضل الصلاة وأتم التسليم على نبينا محمد وعلى آله وصحبه أجمعين، أما بعد:

فإننا في (جبهة النصرة – قاطع القلمون الشرقي) جزء من جبهة النصرة في بلاد الشام، نلتزم بالقرارات والضوابط والتوجيهات والنصائح التي تراها إمارة الجماعة وإن طاعة أمرائنا من طاعة ربنا. وعليه: فإننا نعلن التوقف عن العمل بكافة الاتفاقيات المبرمة قبل تاريخ هذا البيان والانسحاب منها وذلك بطلب من إمارتنا الفاضلة، مع التأكيد على استمرار جهادنا ضد النظام النصيري وحلفائه وضد أي عدو صائل على حرمات المسلمين سواء كان من جماعة الدولة (الخوارج) أو غيرهم.

ونؤكد على استمرار التعاون والتنسيق مع كل الفصائل المجاهدة على أرض الشام ممن أخذت على عاتقها رفع راية الدين والذود عن حرمات المسلمين

كما نؤكد على أن روابط العقيدة والأخوة الإيمانية التي تجمعنا مع تلك الفصائل أقوى من كل الروابط التنظيمية.

وصلى الله على نبينا محمد وآله وصحبه.

والحمد لله رب العالمين

جبهة النصرة - قاطع القلمون الشرقي

الثلاثاء، ٠٧ ربيع الثاني، ١٤٣٦

الموافق ٢٧ كانون الثاني، ٢٠١٥

أبو عامر

اس بات پر علمائے ربانین اور جبهۃالنصرہ کے امیر شیخ ابو محمد الجولانی کا بھی بیان موجود ہے کہ داعش کے مجاہدین پر بے شمار ظلموں کے باوجود کفار سے مل کر داعش سے لڑنا حرا ہے اور نواقص اسلام میں شامل ہے۔

سوالنمبر 10 : القاعدہ فی الشام جبهۃالنصرہ بعض ان تنظیموں کے ساتھ مل کر بشار سے کیوں لڑتی ہے جن میں

قومیت یا جمہوریت کا عنصر غالب ہے؟

جواب: اس سوال کا جواب شیخ ابو مصعب الزرقاوی بڑے احسن انداز میں دیتے ہیں اور اپنے ایک انٹرویو میں فرماتے ہیں

میں ہر اس بدعتی کے ساتھ مل کر جہاد کرتا ہوں کہ جب تک وہ نواقص کا ارتکاب نہ کرے۔ ہاں جو کسی نواقض کا ارتکاب کرے میں اس کے ساتھ نہیں لڑوں گا نا ہی اس کے جھنڈے تلے لڑوں گا۔۔ ہاں مگر یہ بات مجھے اس سے نہیں روکے گی کہ میں اسے دعوت دوں محبت کے ساتھ اور اس امید کے ساتھ کہ وہ اسلام سنت اور اس کی رہنمائی کی جانب واپس لوٹ آئے۔۔۔ اور میں اس پر کبھی بھی تلوار نھیں اٹھاوں گا جب تک کہ ہم ایک ہی دشمن سے لڑ رہے ہوں۔

اور پھر ایک اور جگہ فرماتے ہیں

جہاں تک خصوصی طور پر اہل سنت کا تعلق ہے اور عمومی طور پر مسلمانوں کا، تو پھر ہم ان کے ساتھ سوائے اچھائی کے اور کسی چیز کے ساتھ منسلک نہیں ہوتے اور فلوجہ (کی جنگ) کے ایام میں، ہم ان لوگوں کے ساتھ تعلق میں تھے جو ہم سے کافی مسائل میں مخالفت رکھتے ہیں، اس کی ایک مثال فلوجہ کی مجلسِ شوری المجاہدین تھی، جس میں وہ ارکان بھی شامل تھے جو صوفی تھے، اس چیز نے اس بات کو ہم سے مانع نہ کیا کہ ہم ان کے ساتھ مل کر صلیبیوں کے خلاف لڑیں۔

1427ھ الفرقان میڈیا

یہی بات شیخ ابو یحیٰ اللیبی رحمہ اللہ نے ایک خط میں جو جبہۃالنصرہ کے امیر شیخ ابو محمد فاتح الجولانی کی طرف بھیجا گیا اس میں کہی
کہ جہاد میں منافقین و فاسقین یہاں تک کہ مشرکین سے بھی مدد لی جا سکتی ہے۔یہ فقہا سے ثابت شدہ بات ہے۔
پس ایسے گروہوں سے جہاد میں مدد لینا ان جہادی امرا و علما کی جانب سے ثابت شدہ ہے جن کا داعش بھی دم بھرتی ہے لیکن ان علما و جہادی امرا کے نقش قدم پر چلنے سے کتراتی ہے اور بے جا شدت دکھاتے ہوئے ہر ایک پر کفر کے فتوے لگاتی ہے

سوالنمبر 11 : ایک سوال یہ پوچھا جاتا ہے کہ کفار و شیعہ کے خلاف تو تو کفار سے مدد لی جا سکتی ہے تو کیا داعش کے خلاف بھی کفار سے مدد لی جا سکتی ہے؟

جواب: داعش کے خلاف کفار کا اتحادی بننا جائز نہیں علمائے ربانین نے اس عمل کو نواقص اسلام میں شمار کیا ہے خود جبہۃالنصرہ کے امیر شیخ ابو محمد الفاتح الجولانی فرماتے ہیں کہ

میں میدان میں موجود تمام مخلص مجاہدین کے مجموعات کو یہ نصیحت اور تنبیہ کرنا چاہوں گا کہ اگرچہ جماعت الدولۃ نے آپ کے قائدین کو قتل کرکے اور آپ کے اموال پر قبضہ کرکے بہت ظلم وزیادتی کی ہے اور ہم شام کو جس شر سے بچانا چاہ رہے تھے 'وہ اس کو شام میں لے آئی ہے اور سارے قضیے کے شرعی محاکے سے بھی انکار کیا ہے ۔۔۔ لیکن یہ سب کچھ آپ کو امریکہ اور مغرب کے بارے میں کسی دھوکے میں نہ ڈالے، کوئی اس معاملے میں امریکہ اور اس کے اتحادیوں کا ساتھ نہ دے ! جن کا مقصد حملے کے ابتدائی اہداف حاصل کرنے کے بعد شام میں لادین نظام یا نصیریوں کے ساتھ کوئی سیاسی سمجھوتہ کرنا ہے۔ لہٰذا جو کوئی جماعت الدولۃ کے مسئلے کو یا اس جیسے کسی اور مسئلے کو حل کرنا چاہتا ہے اسے چاہیے کہ اپنی حیثیت میں جو کچھ کر سکتا ہے کرے لیکن صلیبی اتحاد کا حصہ ہرگز نہ بنے۔ اللہ سبحان تعالیٰ کا فرمان ہے :

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُواْ لاَ تَتَّخِذُواْ الْيَهُودَ وَالنَّصَارَى أَوْلِيَاء بَعْضُهُمْ أَوْلِيَاء بَعْضٍ وَمَن يَتَوَلَّهُم مِّنكُمْ فَإِنَّهُ مِنْهُمْ إِنَّ اللّهَ لاَ يَهْدِي الْقَوْمَ الظَّالِمِينَ (المائدۃ:۵۱)

"اے ایمان والو ! یہود اور نصاریٰ کو دوست نہ بناؤ۔ یہ ایک دوسرے کے دوست ہیں۔ اور جو شخص تم میں سے ان کو دوست بنائے گا وہ بھی انہی میں سے ہوگا۔ بے شک اللہ 'ظالم لوگوں کو ہدایت نہیں دیتا"۔

کوئی اس غلط فہمی میں نہ رہے کہ مغرب اور امریکہ، شام میں مسلمانوں کو ظلم سے نجات دلانے کے لیے آئے ہیں۔ یہاں پر ہی بشار گذشتہ تین سال سے بم باریوں اور کیمیائی ہتھیاروں سے اہلِ سنت کو قتل و ذبح کرنے اور اذیتیں پہنچانے میں مصروف ہے اور لاکھوں مسلمان اس کے مظالم کی وجہ سے شہید اور زخمی ہو چکے ہیں لیکن یہ امن کے نام نہاد دعوے دار تماشا دیکھ رہے ہیں۔ کیا یہ وہی نہیں ہیں جنہوں نے عراق و افغانستان میں ہمارے

بھائیوں کا قتلِ عام کیا؟ جو یہودیوں کی مالی اور عسکری امداد کے ذریعے فلسطین میں مسلمانوں کے قتلِ عام میں شریک ہیں۔ وہی جنھوں نے یمن و صومالیہ اور وزیرستان میں بم باریوں میں زمین کے پاکیزہ ترین نفوس کو شہید کیا۔ اے ارضِ شام میں لڑنے والے مجموعات ! یاد رکھیں کہ شرعی، فطری اور تاریخی ہر حوالے سے یہ ایک قبیح ترین وصف ہے کہ کوئی اپنے ملک و حرمت پر حملہ آور دشمن کے ساتھ مل جائے۔ یہ شیطانی وسوسہ ہے کہ کسی کے دل میں آئے کہ اگر وہ اپنے مقاصد کے حصول کے لیے مغرب سے مل جائے گا، ان کے شر سے محفوظ رہے گا۔ اللہ سبحانہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

فَتَرَى الَّذِينَ فِي قُلُوبِهِم مَّرَضٌ يُسَارِعُونَ فِيهِمْ يَقُولُونَ نَخْشَى أَن تُصِيبَنَا دَآئِرَةٌ فَعَسَى اللّهُ أَن يَأْتِيَ بِالْفَتْحِ أَوْ أَمْرٍ مِّنْ عِندِهِ فَيُصْبِحُواْ عَلَى مَا أَسَرُّواْ فِي أَنْفُسِهِمْ نَادِمِينَ (المائدۃ: ۵۲)

"تو جن لوگوں کے دلوں میں (نفاق کا) مرض ہے تم ان کو دیکھوگے کہ ان میں دَوڑ دَوڑ کے ملے جاتے ہیں۔ کہتے ہیں کہ ہمیں خوف ہے کہ کہیں ہم پر زمانے کی گردش نہ آ جائے۔ سو قریب ہے کہ اللہ فرح بھیجے یا اپنے ہاں سے کوئی اور امر (نازل فرمائے) پھر یہ اپنے دل کی باتوں پر جو چھپایا کرتے تھے پشیمان ہو کر رہ جائیں گے"۔

جیسا کہ نام نہاد خائن شریفِ مکہ نے خلافتِ عثمانیہ کے ظلم کو حجت بنا کر اس سے خلاصی کے بہانے برطانیہ اور فرانس کے تعاون سے بغاوت کی۔۔۔ اس کا گمان تھا کہ وہ بڑا اچھا کام کر رہا ہے لیکن تاریخ میں اس کا نام ہمیشہ کے لیے قبیح افراد میں لکھا گیا۔ اس کے آخری دور میں خلافتِ عثمانیہ کے ظلم کی جگہ یہودیوں کے مظالم اور معاہدہ بالفور نے لے لی جس کے بارے میں ہم ہر وقت اللہ سبحانہ تعالیٰ سے دعا گو ہیں کہ کب اس سے ہماری جان چھوٹے گی۔ پھر جب برطانویوں نے اسے اس خسیس کام کے لیے استعمال کر لیا اس کے بعد بمشکل ایک دن اس کی طاقت باقی رہ سکی۔۔۔ لیکن ہم پہلے عراق پر برطانویوں اور شام پر فرانسیسیوں کے تسلط کی شکل میں اور پھر آج تک خطے میں امریکی تسلط کی صورت میں ب تک اس کی خیانت کو بھگت رہے ہیں۔۔۔ گزشتہ سو سال سے ہماری نسلیں ذلت و رسوائی کی شکل میں اس کی قیمت چکا رہی ہیں۔

پس جبہۃ النصرہ ایک صاف ستھرے منہج و عقیدے کی حامل جماعت ہے۔ اور عقیدہ الولاوالبرا پر قائم ہے۔

سوالنمبر 12: ایک ویڈیو منظر عام پر آئی جس میں جبھۃالنصرہ کے سپاہیوں کاعلاج اسرائیلی کر رہے ہیں کیااس سے ثابت نہیں ہوتا جبھۃالنصرہ اسرائیل ایجنٹ ہے؟

جواب: یہ ویڈیو میڈیا کا پروپگنڈا ہے اس طرح کی ہزاروں ویڈیو خود داعش کے بارے میں بھی موجود ہیں جن میں سے ایک تو خود بشار الاسد کے انٹرویو کی ویڈیو ہے جس میں وہ اس بات کااقرار کرتا ہے کہ ہم داعش کی مدد کرتے ہیں تو اگر آپ لوگ جبھۃالنصرہ کے بارے اس ویڈیو پر یقین رکھتے ہیں تو بشار کے انٹرویو والی ویڈیو پر کیوں نہیں؟ نفس کے پجاریوں کی ایک یہ بھی خصلت ہے کہ میڈیا پر جو اپنے خلاف بات ہو تو اسے جھوٹا کہہ کر جھٹلا دیا جائے اور جو مخالف کے خلاف پروپیگنڈا ہو اسے وحی سمجھ کر قبول کیا جائے اس لئے بھائی میڈیا کی ہر بات سچ نہیں ہوتی۔ تصدیق ہونے سے پہلے کسی بات پر یقین نہ کریں۔

سوالنمبر 13: جبھۃالنصرہ اسرائیلی بارڈر کے ساتھ ساتھ ہے جبھۃالنصر اسرائیلیوں پر حملہ کیوں نہیں کرتی؟

جواب: اگر ہم اس سوال کے جواب میں خود داعش سے ہی پوچھیں کہ تم نیٹو اتحادی ملک ترکی کے بارڈر کے ساتھ ہو تو اس پر حملہ کیوں نہیں کرتے تو ان کا جواب یہی ہوتا ہے کہ ہم پہلے ایک دشمن سے برسرپیکار ہیں ابھی اس کو شکست نہیں دے سکے تو دوسرے دشمن سے کیوں جنگ شروع کی جائے اسی وجہ سے داعش نے ترکی کے سلمان شاہ کے شرکیہ مزار کو بحفاظت ترکی جانے دیا کہ کہیں ترکی ہم پر حملہ نہ کردے جس کی تفصیل اس لنک میں دیکھی جاسکتی ہے

<u>ترکی نیٹو فوج خلیفہ کی نگہداشت میں</u>

یہی وجہ ہے کہ ایک دشمن جو ابھی تک ہم پر بھاری ہے یعنی بشار الاسد جبھۃالنصرہ اور دوسری تنظیمیں ابھی اس دشمن سے لڑ رہی ہیں اور انہیں اس سے لڑنے کے لئے مزید وسائل اسلحہ اور افرادی قوت چاہیئے تو وہ کیسے ساتھ ہی دوسرے دشمن پر حملہ کریں؟ جبکہ ابھی وہ اس قابل نہیں کہ بیک وقت سب کا مقابلہ کر سکیں؟

سوالنمبر 14: جبھۃالنصرہ نے شام سے اقوام متحدہ کے کچھ فوجی گرفتار کئے تھے بعد میں ان کو چھوڑ کیوں دیا گیا؟

جواب: جب یہ واقعہ ہوا، تو کچھ چیزیں سامنے آئیں، جس میں یہ بات سامنے آئی کہ جبھۃالنصرہ کے امیر نے انہیں

گرفتار کرتے ہوئے یہ کہا تھا کہ 'آپ گرفتاری دے دیں، ہماری طرف سے آپ کو کچھ نہیں کہا جائے گا'، پس انہوں نے ان الفاظ پر اپنی گرفتاری دے دی، اس مسئلہ کو جب جبھۃ النصرہ کی شرعی شوری میں پیش کیا گیا، تو انہوں نے اس مسئلہ کو شیخ ابو محمد المقدسی حفظہ اللہ کی طرف بھیجا، جنہوں نے اس پر یہ فتوی دیا کہ چونکہ ان کو آپ نے گرفتار کرتے وقت جو الفاظ استعمال کیے، وہ ایک مسلمان کی طرف سے دی جانی والے امان کے مترادف ہے، اس لیے ان کو گرفتار کیے رکھنے یا ان کے بدلے قیدیوں کے تبادلہ کی بات کرنا یا ان پر قتل کا حکم لگانا درست نہیں ہو گا۔ اپنے الفاظ کی صداقت کو مدِ نظر رکھتے ہوئے، ان اقوامِ متحدہ کے فوجیوں کو چھوڑ دیا جائے۔ پس جب یہ فتوی جبھۃ النصرہ کی شرعی کمیٹی کو موصول ہوا، تو انہوں نے اس پر عمل کرتے ہوئے علمائے حق کے فتوی کو عملی جامہ پہنایا اور انہوں رہا کرتے ہوئے یہ ثبوت دیا، کہ ایک مومن مسلمان اپنے دئے گئے عہد کی پاسداری کرتا ہے۔ اس پر داعش جو کہ علمائے امت اور علمائے حق کے احترام سے ہی محروم ہے نے بہت شور مچایا کہ یہ غیر شرعی ہے، ان کو قتل کیا جانا چاہیے تھا، وغیرہ وغیرہ۔ مجاہد نفس کا بندہ نہیں ہوتا، وہ شریعت کے حکم کے سامنے خود کو تسلیم کرتا ہے، چاہے اس کے خلاف جائے یا اس کے حق میں، اسی پر عمل کرنے میں ہر جہادی جماعت کی بقاء مضمر ہے، حالانکہ اس کے برعکس بہت سے ایسے واقعات ہیں جس میں داعش نے مجاہدین کو امان دی، لیکن پھر عہد شکنی کرتے ہوئے انہیں شہید اور قتل کر دیا کہ داعش کے نزدیک یہ جنگ ہے اور جائز ہے اور یہ بودی تاویلات کا سہارا لیتے ہوئے مجاہدین سے جھوٹ بولنے کو درست جاننا دینِ داعش تو ہو سکتا ہے، دینِ اسلام نہیں! مسئلہ داعش کے عقیدے میں ہے کہ وہ مجاہدین کو مرتدین سمجھتی ہے اور جب تک یہ فکر ان کے دماغ میں موجود رہے گی، تب تک یہ تمام عقلیں لاعلاج ہیں۔

سوال نمبر 15: القاعدہ ایران پر حملہ کیوں نہیں کرتی؟

جواب: ہر جنگ کی ایک حکمت عملی ہوتی ہے۔ اب فرض کریں داعش کی سرحد ترکی کے ساتھ ملتی ہے تو داعش ترکی پر حملہ کر دیتی ہے ترکی جواب میں بارڈر کراسنگ بلاک کر دے گا ترکی کے راستے آنے والے مجاہدین کا راستہ بلاک ہو جائے گا نئے جنگجوؤں کے آنے جانے کا راستہ بند ہو جائے گا یوں جنگجو بھرتی کرنے کا راستہ بند ہو جائے گا اور ڈبل نقصان ہو گا۔ القاعدہ کی یہی پالیسی ایران کے ساتھ ہے جو ابھی کی نہیں ہے یہ پالیسی مجدد جہاد شیخ اسامہ رحمہ اللہ کی بنائی ہوئی ہے ایران کی سرحد بہت سے ممالک سے ملتی ہے جہاں مجاہدین کی آمد ورفت ہے۔ جسے مجاہدین

افغانستان پاکستان شام وغیرہ کے جہاد میں بڑے احسن انداز میں استعمال کر رہے ہیں۔اور یہ پالیسی صرف ایران تک محدود ہے باقی ہر جگہ یمن شام عراق میں ایرانی شیعہ جنگجوؤں کو نشانہ بنایا جاتا ہے

سوالنمبر 16 : افغان طالبان نے یہ بیان کیوں جاری کیا کہ ہماری لڑائی افغانستان تک محدود ہے؟اور پڑوسی ممالک کا احترام کرتی ہے؟

جواب : جیسا کہ پہلے بیان کیا جاچکا ہے کہ ہر جنگ کی ایک پالیسی ہوتی ہے اور یہ پالیسی ڈرائنگ روم جہادی نہیں بنائیں گے میدان عمل میں موجود جنگ کے سالار بنائیں گے۔ ہر خطے کی موجودہ صورتحال کو دیکھتے ہوئے طے کیا جاتا ہے کہ اس خطے کو جہاد میں کیسے استعمال کیا جائے گا۔افغانستان مہاجرین کے لئے جنت ہے باآسانی ٹریننگ سنٹر چل سکتے ہیں۔ باآسانی چھپا جاسکتا ہے۔اور بھی بہت سی وجوہات ہیں۔پس یہ سیاسی بیان کفر کو دھوکہ دینے کے لئے جاری کئے گئے ہیں۔ تاکہ کفار کو یہ تاثر دیا جاسکے کہ افغانستان میں غیر ملکی اب نہیں رہے اور وہ وہاں زیادہ توجہ نہ دیں اور اس کی آڑ میں ایک محفوظ پناہ گاہ میں رہ کر عالمی کفر پر کاری ضربیں لگائی جاسکیں جبکہ ان بیانات کے الٹ افغان طالبان تحریک طالبان پاکستان کو مکمل سپورٹ کرتے ہیں جو ہمسایہ ممالک کی حدود کی خلاف ورزی امارت اسلامیہ کے زیر سایہ رہ کر رہے ہیں۔اور خود امارت میں ہزاروں مہاجرین موجود ہیں۔القاعدہ کے کئی مطلوبہ جنگجو افغانستان میں افغان طالبان کی مدد سے سرگرمیاں جاری رکھے ہوئے ہیں۔ جبکہ جو واقعی قومیت پرست ہوں وہ اپنی صفوں میں دوسری قوموں کو کیسے برداشت کر سکتے ہیں قومیت و وطن پرست تو پاکستانی فوج ہے۔کیا امارت اسلامیہ اور ناپاک فوج کے اعمال میں کوئی فرق نہیں؟
امارت اسلامیہ کے یہ بیانات سراسر سیاستِ شریعہ کا حصہ ہیں ورنہ امارت میں کوئی مہاجر نظر نہ آتا اور تحریک طالبان پاکستان سے اعلان جنگ ہوتا اور ان کو کبھی بھی امارت اسلامیہ کی سرزمین پر پناہ نہ ملتی۔

سوالنمبر 17 : القاعدہ وافغان طالبان نے تحریک طالبان پاکستان کے پشاور حملے کی مذمت کیوں کی؟ حالانکہ پہلے القاعدہ خود پاکستانی فوج پر حملے کرتی رہی ہے؟کیا اس سے ظاہر نہیں ہوتا کہ القاعدہ بدل گئی ہے؟

جواب : جہادی عمل بھی شریعت کے دائرہ کار میں رہ کر کیا جاتا ہے۔ پشاور کاروائی میں چونکہ بچے بھی اتفاقی یا

ناتفاقی طور پر نشانہ بنے تھے جس کی شریعت میں بالکل اجازت نہیں ہے۔ نہ ہی یہ کاروائی سزا بالمثل کے تحت آتی ہے۔ جن وجوہات کی بناپر امارت نے اور القاعدہ نے اس کاروائی کی مذمت کی وہ یہی بچوں کا قتل تھا، جس پر بعد میں تحریک طالبان پاکستان کا بھی بیان آیا تھا کہ ہم بچوں کو بالکل قتل نہیں کرنا چاہتے تھے بلکہ ان پر فائرنگ خود فوج نے ہی کی تھی۔

سوالنمبر 18 : کیاملاعمر شہید ہو چکے ہیں زندہ ہیں تو سامنے کیوں نہیں آتے ؟

جواب : یہ افواہ بھی داعش نے ہی پھیلائی ہوئی ہے چونکہ ملا عمر وامارت اسلامی افغانستان نے ان کی حمایت نہیں کی توان کو زبردستی شہید قرار دے دیا۔ جہاں تک سوال ہے کہ سامنے کیوں نہیں آتے تو ہم پوچھتے ہیں ملا عمر حفظہ اللہ جب سے منظر عام پر آئے ہیں وہ کتنی بار ویڈیو میں سامنے آئے ہیں جو ابھی نہیں آرہے ہیں ؟ ملا عمر کی تو وہی ایک دو دھندلی سی تصاویر ہیں۔ جو ہم عام دیکھتے ہیں۔ ملا عمر شروع سے ہی ویڈیو بیانات نشر نہیں کرتے شروع سے ہی آڈیو بیانات ہی نشر کرتے ہیں جو کہ بہت اچھی حکمت عملی ہے یہی وجہ ہے کہ امریکہ اپنی مکمل ٹیکنالوجی کے باوجود ان کو تلاش نہیں کر سکا ہے۔ الحمد للہ